السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اس سونے میں زکوۃ واجب ہے، جسے کوئی عورت محض زینت اور استعمال کے لیے رکھتی ہے اور وہ تجارت کے لیے نہ ہو؟ (بشیر۔ع۔الخرج)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے زیور کی زکوۃ میں، جبکہ وہ حد نصاب کو پہنچ جائے اور تجارت کے لیے نہ ہو، اہل علم کے درمیان اختلاف ہے... اور صحیح بات یہ ہے کہ جب وہ حد نصاب کو پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ یہ محض پہننے اور زینت کے لیے ہو۔

سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور اس کی مقدار ۱۱۳/۷ گنی سعودی ہے۔ اگر زیور اس سے کم مقدار میں ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔ الا یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہو۔ اس صورت میں اس میں زکوٰۃ مطلق ہوگی۔ یعنی جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے۔ چاندی کا نصاب ۱۴۰ مثقال ہے اور درہموں سے اس کی مقدار ۵۶ ریال ہے۔ اگر چاندی کا زیور اس سے کم مقدار میں ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔ الا یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہو۔ اس صورت میں اس میں زکوٰۃ مطلق ہوگی یعنی جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے۔

سونے اور چاندی کے زیور جو پہننے کے لیے تیار کیے گئے ہوں ان میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا عموم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَہَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّی زکاتها اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ صُفِّحَتْ لَہٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَیُکْوٰی بِہَا جَنْبُہٗ وَجَبِیْنُہٗ وَظَہْرُہٗ)) (الحدیث)

''جس شخص کے پاس بھی سونا اور چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی بڑی بڑی تختیاں تیار کی جائیں گی۔ جن سے اس کے پہلو، اس کے ماتھے اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔''

اور عبداللہ بن عمر بن عاس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث یوں ہے:

((ان امراة دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی ید ابنتها مسکتان من ذهب، فقال: ((اتعطین زکاة هذا)) قالت: لا قال ((ایسرک ان یسورک اللہ بهما یوم القیامة سوارین من نار؟)) ... فالقتهما، وقالت: هما للہ ولرسوله))

ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: 'کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' وہ کہنے لگے۔ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے'' فرمایا 'کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عوض قیامت کے دن دو آگ کے کنگن پہنائے؟''... اس عورت نے وہ دونوں کڑے آپ کے آگے ڈال دیئے اور کہا یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہوں نے سونے کے پازیب پہنے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگیں:

((یا رسُولَ اللّٰہ! اکَنزٌ ھُوَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَلَغَ اَنْ یُزَکّٰی فَزُکِّیَ فلیسَ بکنزٍ))

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ کنز (خزانہ) کے حکم میں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ ادا کرو۔ پھر یہ کنز کے حکم میں نہ رہیں گے۔''

اس حدیث کو ابوداؤد اور دار قطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ نہیں کہا کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''زیور میں زکوٰۃ نہیں'' تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا اصل سے یا احادیث صحیحہ سے معارضہ کرنا جائز نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 107